## سوال

(127)مکانوں اور مارکیٹوں کے کرایہ کی زکوٰۃ

## جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ایک آدمی کے پاس بہت سے مکانات ہیں جنہیں وہ کرایہ پر دے کر سال میں بہت سا مال کماتا ہے۔ کیا اس پر اس مال کی زکوٰۃ واجب ہے؟ زکوٰۃ کب واجب ہوگی؟ اور کس قدر واجب ہوگی؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جب مکان یا دوکان وغیرہ سے حاصل ہونے والے کرایہ پر ایک سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے، جب کہ وہ نصاب کے مطابق ہو۔ کرایہ سے حاصل ہونے رقم کو اگر سال مکمل ہونے سے پہلے اپنی ضرورتوں پر خرچ کر لیا جائے تو پھر اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ شرح زکویۃ اڑھائی فی صد سالانہ ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، سونے کا نصاب بیش مثقال ہے سعودی اور افرنگی گنی کے مطابق اس کی مقدار (11-3/7) گنی ہے۔ چاندی کا نصاب ایک سو چالیس مثقال ہے اور اس کی مقدار چاندی کے چھپن سعودی ریال کے برابر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

## کتاب الزکاۃ: ج 2 صفحہ 118

محدث فتویٰ